الشئ العجاب
فی حلۃ الغراب

کوّا حلال ہے

بریلوی حضرات کا فتویٰ

مؤلف
حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط
اما بعد :-

برادرانِ اسلام !

فتنہ پھیلانا اور اختلاف ڈالنا سخت گناہ ہے۔ یہود ونصاریٰ (انگریزوں) کا یہ زرین اصول تھا۔ کہ اختلاف ڈالو اور شاہی کرو۔ اس لئے ان خبیثوں نے بعض مسلمانوں کو دنیادی طمع ولالچ میں پھنس کر مسلمانوں میں اختلاف ڈالنے اور آپس میں نفرت پھیلانے کے لئے اپنا آلہ کار بنا لیا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو فروعی مسائل میں الجھا کر ان کو اصل دشمن یہود ونصاریٰ (انگریزوں) اور ان کے آلہ کاروں سے غافل کر دیا گیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں میں اتفاق کے اسباب پیدا فرمائے۔ اور اختلاف ونزاع سے بچائے۔ آمین۔ "حسبنا اللہ ونعم الوکیل"۔

ان فروعی مسائل میں سے ایک مسئلہ کوّے کی حلت وحرمت کا ہے۔ کہ معروف کوّا جو شہر کی آبادی میں رہتا ہے۔ آیا حلال ہے یا حرام، بعض مفتری اور کذّاب لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ یہ کوّا بریلوی حضرات کے ہاں حرام ہے۔ البتہ دیوبندی حضرات کے ہاں حلال ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ کوّا بریلوی حضرات کے ہاں حلال ہے۔ بریلوی حضرات کی معتبر کتابوں اور فتاویٰ سے حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں :-

حوالہ نمبر ۱ :- بریلوی حضرات کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) فرماتے ہیں۔ درِ مختار میں ہے وحل غراب الزرع والارنب والعقعق (فتاوی نعیمیہ صہ ۲۲ نوری کتب خانہ بازار داتا گنج بخش صاحب لاہور) یعنی کھیتی کا کوّا (جو محض دانہ کھاتا ہے) اور خرگوش اور عقعق (کوا) حلال ہے۔

قارئین کرام اب دیکھنا یہ ہے کہ عقعق کوّا کون سا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم لغاتِ عربیہ کی کتب سے اس کا ترجمہ نقل کریں۔ اس سے تو یہ بہتر ہوگا۔ کہ خود بریلوی حضرات کے ایک عالمِ دین کی عربی اردو لغات سے ترجمہ نقل کر دیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

عقعق۔ شہتری کوّا۔ اصلی مکمل مقبول عربی بول چال کلاں ص۱۴۹ مطبوعہ حمید بکڈپو نولکھا بازار لاہور مرتبہ مولوی عبدالقیوم بیٹی ہزاروی قادری خطیب جامع مسجد حنفیہ ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ باغ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور۔

قارئین کرام :۔ اس تفصیل کے بعد آپ نے بخوبی معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ عقعق (شہتری کوّا) بریلوی حضرات کے ہاں حلال ہے۔

حوالہ نمبر ۲ :۔

بریلوی حضرات کے بہت بڑے مناظر مولانا نظام الدین صاحب ملتانی فرماتے ہیں۔ اور "کوّا چار قسم پر ہوتا ہے۔ ایک وہ ہے کہ صرف دانہ ہی چگتا ہے جس کو فارسی میں زاغ کہتے ہیں وہ حلال ہے۔ اور جو کوّا مردار ہی کھاتا ہے وہ حرام ہے۔ اور جو کوّا پنجہ سے شکار کرتا ہے وہ بھی حرام ہے۔ جو دانہ بھی کھاتا ہے اور مردار بھی کھاتا ہے۔ جس کو عربی میں عقعق کہتے ہیں۔ وہ امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔ لیکن صاحبین کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ اوّل قول مفتی بہ ہے (جامع الفتاویٰ المعروف بہ انوار شریعت ج۲ ص۲۰۲ تا ص۲۰۳)

قارئین کرام :۔ بریلوی حضرات کے اس فتاویٰ سے بھی معلوم ہوا۔ کہ جو کوّا حرام خور بھی ہے۔ اور دانہ وغیرہ بھی کھاتا ہے۔ اس کا نام عقعق ہے۔ اور وہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حلال ہے۔ اور یہی قول مفتیٰ بہ ہے۔

(نوٹ) ۔ یہ کتاب جامع الفتاویٰ سولہ حصوں میں ہے۔ اسی کتاب میں ــــ

(۱)۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی (۲)۔ مولانا حامد رضا خان صاحب بریلوی۔ (۳)۔ مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی (۴)۔ مولانا نظام الدین صاحب ملتانی۔ (۵)۔ مولانا سردار احمد صاحب فیصل آبادی کے فتاویٰ درج ہیں۔ ان سولہ حصوں کو اب دو جلدوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ پہلی جلد میں آٹھ حصے ہیں۔ دوسری جلد میں بھی آٹھ حصے ہیں۔ مرتبہ مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی الناشر سنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور (فیصل آباد)

حوالہ نمبر ۳ :-

بریلوی عالم مولانا محمد صالح ابوالحسن صاحب فرماتے ہیں ۔

کوا چار قسم ہے (الی) چوتھا وہ جو دانہ بھی کھاتا ہو ۔ اور مردار بھی اس کو عکعہ اور عقعق کہتے ہیں حلال ہے نزدیک امام اعظم رح کے اور نزدیک صاحبین کے مکروہ تحریمی ہے ۔ مگر اول مفتی بہ اور صحیح ہے ۔ (تمییز الکلام فی الحلال والحرام صہ ۹ مطبوعہ کانپور)

بریلوی حضرات کا یہ فتویٰ :-

فقہاء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے فتویٰ کے مطابق ہے ۔ چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب بحرالرائق میں ہے ۔

ولنوع یخلط بینہما وھو ایضاً یؤکل عند الامام وھو العقعق لانہ یأکل (کما یأکل) الدجاج وعن ابی یوسف انہ یکرہ اکلہ لانہ غالب اکلہ الجیف والاول اصح (بحرالرائق شرح کنز الدقائق صہ ۱۷۲ ج ۸)

اور کوے کا ایک قسم دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے ۔ وہ بھی کھایا جائے ۔ نزدیک امام اعظم کے اور اس کا نام عقعق ہے اس لئے کہ وہ مرغی کی طرح (گندگی اور دانہ) کھاتا ہے ۔ اور امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ اس کا کھانا مکروہ ہے اس لئے کہ اس کی اکثر غذا گندگیوں کا کھانا ہے اور اول قول امام اعظم رح کا زیادہ صحیح ہے ۔"

اور فتاویٰ خانیہ میں ہے ۔

عن ابی یوسف سألت اباحنیفہ رح عن العقعق فقال لا بأس بہ فقلت انہ یأکل النجاسات فقال انہ یخلط النجاسۃ بشئ آخر ثم یأکل فکان الاصل عندہ ان ما

امام ابو یوسف رح فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رح سے عقعق یعنی (معروف کوے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ۔ کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ، میں نے کہا یہ تو گندگیوں کو کھاتا ہے ۔ امام اعظم رح نے فرمایا

بمخلط النجاسة لبثی آخر کالدجاج لا بأس بہ۔ (فتاوی خانیہ برحاشیہ فتاوی عالمگیری ج۳ ۳۹۱ طبع مصر)

کہ گندگیوں اور پاکیزہ چیزوں دونوں کو کھاتا ہے۔ پس امام صاحب رح کے ہاں ضابطہ یہ ہوا۔ کہ جو کوا مرغی کی طرح گندگی اور دانہ وغیرہ کو مخلوط کر کے کھائے وہ حلال ہے۔

اعلحضرت بریلوی کا فتویٰ

اور فقیر کا معمول ہے۔ کہ کسی مسئلہ میں بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا۔ جس کی تفصیل جلیل میرے رسالہ اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقاً علی قول الامام میں ہے۔ اذا قال الامام فصدق قوہ، فان القول ما قال الامام، ہم حنفی ہیں نہ یوسفی یا شیبانی (ملفوظ اعلحضرت ج۲ ص۲۴)

قارئین کرام:۔ اعلحضرت بریلوی کے اس فتویٰ و فرمان سے معلوم ہوا کہ وہ امام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہیں اس لئے وہ اپنے آپ کو حنفی کہلاتے ہیں۔ امام ابو یوسف اور امام محمد شیبانی کے مقلد نہیں ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو یوسفی یا شیبانی کہلوائیں۔ یہاں عقعق (معروف کوّے) کے بارے میں امام ابو حنیفہ رح کا فیصلہ حلت کا ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف رح مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ فلہٰذا اعلحضرت بریلوی کا مسلک بھی یہی سمجھا جائے گا۔ کہ عقعق کوا حلال ہے۔ ورنہ تو اعلحضرت بریلوی حنفی نہیں ہوں گے۔ یا تو غیر مقلدین میں شمار ہوں گے یا امام ابو یوسف کی تقلید کر کے یوسفی کہلوائیں گے۔ جبکہ وہ خود لکھتے ہیں۔ کہ میں حنفی ہوں۔ یوسفی یا شیبانی نہیں۔ نیز اگر یہ کہا جائے۔ کہ اعلحضرت بریلوی عقعق کوے کی حلت کے قائل نہیں۔ تو ایک خرابی یہ بھی لازم آئے گی۔ کہ فقہاء احناف کے مفتی بہ واضح قول کو تسلیم نہ کرنا اور مرجوح قول پر فتویٰ دینا جہالت ہے۔

چنانچہ خود اعلحضرت بریلوی فرماتے ہیں۔ ردّ المحتار میں ہے۔ الحکم والفتیا

بالقول المرجوح جھل وخرق للاجماع ۔ قول مرجوح پر حکم اور فتویٰ جہل اور اجماع کا توڑنا (الزبدۃ الزکیہ فی تحریم السجدۃ التحیہ ص ۱۱۱ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور)

نیز ایک خرابی اور بھی لازم آئے گی۔ کہ اعلحضرت بریلوی صراطِ مستقیم پر نہیں ۔ بلکہ باطل پر ہیں ۔ چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں ۔ مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہیں ۔ جو اُن میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اُسی کا پیرو رہے ۔ کبھی کسی مسئلہ میں اس کے خلاف نہ چلے ۔ وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے ۔ اُس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ۔ (ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ص ۳۵ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور)

اعتراض :-

اعلحضرت بریلوی کے کلام میں تعارض ہے ۔

پہلے کہا کہ بے خاص مجبوری کے قول امام سے عدول گوارا نہیں کرتا ۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مجبوری کی حالت میں وہ امام صاحبؒ کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں ، پھر آگے کہا ۔

"بان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام" کہ فتویٰ مطلقاً (حالتِ مجبوری کی ہو یا نہ ہو) امام صاحبؒ کے قول پر ہوتا ہے ۔

پھر آگے کہا ۔ کہ ہم حنفی ہیں نہ یوسفی یا شیبانی" ۔ جب حالتِ مجبوری میں وہ امام صاحب کے قول کو چھوڑ کر امام ابو یوسف یا امام محمد شیبانی کے قول کو اختیار کر لیں گے تو حنفی نہیں ہوں گے یوسفی یا شیبانی ہوں گے"۔

پھر آگے کہا ۔ اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے ۔ کبھی کسی مسئلہ میں اُس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراطِ مستقیم پر ہے"۔ جب اعلحضرت بریلوی مجبوری کی حالت میں امام صاحبؒ کا قول چھوڑ دیں گے تو عمر بھر پیرو نہ رہے ۔ اور امام صاحبؒ کے قول کی مخالفت کر کے صراطِ مستقیم سے ہٹ کر باطل پر قائم ہو گئے ۔ بتائیے اعلحضرت بریلوی کی کونسی بات سچی ہے ۔

الجواب:۔

اعلیٰحضرت بریلوی کی سچائی ثابت کرنا تو بریلوی حضرات کا فریضہ ہے جن کا اعلیٰحضرت بریلوی کے بارے میں یہ نظریہ ہے۔

اعلیٰحضرت بریلوی کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کر مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے۔ اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ برابر خطا کرے۔ خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا ہے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (الشاہ احمد رضا ص ۱۷۹ تا ص ۱۸۰ از مفتی غلام سرور قادری)

دیکھئے از مولوی سعید احمد صاحب نقشبندی خطیب دربار داتا صاحب لاہور دیکھیئے پیش لفظ احکام شریعت مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

جبکہ بریلوی حضرات کا صحابہ کرام رض اور انبیاء علیہم السّلام کے بارے میں نظریہ اس کے برعکس ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

"عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے۔ فرشتے نہ تھے۔ کہ معصوم ہوں۔ ان میں سے بعض کے لئے لغزشیں ہوئیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۰) نیز لکھا ہے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۸)

"نبی اور صحابی پیر سے درجے میں کم ہیں"۔

یہ الیسی بے انتہا بے ایمانی تو دیکھو۔

بریلوی حضرات نے جو انبیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ اس کی تفصیل کے لئے راقم کا قلم بے تاب ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اولین فرصت میں قارئین کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

راقم الحروف کی یہ دل سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام امت کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔
برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

حافظ محمد حبیب اللہ ڈیروی

"۲۲ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء"

معرفت مسلم دندان ساز کمشنری بازار شہر ڈیرہ اسماعیل خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب قاری عبد الشکور صاحب ارشد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' بعد ازیں گذارش ہے کہ جناب کا گرامی نامہ موصول ہوا حالات سے آگاہی ہوئی۔ بریلوی حضرات جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے میں بہت ماہر ہیں جس کتاب کو سامنے رکھ کر ایک بریلوی شخص نے اعتراض کئے ہیں۔

اس کتاب میں صرف علماء دیوبند کے فتاویٰ نہیں بلکہ بعض حضرات ایسے بھی ہیں جن کو بریلوی حضرات اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں مثلاً مولانا احمد الدین چکوالی کا یہ فتویٰ موجود ہے اور اس دیسی کوے کے حلال ہونے میں کسی کو شک نہیں تو اب کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و روشن ہو گیا کہ یہ دیسی کوا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں حلال ہے بلاکراہت اور یہی مطلوب ہے ھذا ما عندی و اللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ الاحد ابو محمد احمد الجکوالی مولدًا اللہ ھو ہی منزلاً۔

(فصل الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب ص ۹)

مولانا احمد الدین چکوالی کو عبد الحکیم شرف قادری بریلوی نے اپنے اکابر بریلویہ میں شمار کرتے ہوئے تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان کے ص ۴۲ تا ص ۴۶ میں قدرے تفصیل سے ان کے حالات لکھے ہیں۔ معلوم ہوا بریلوی حضرات

کے بعض اکابر بھی اس کوا کو بلا کراہت حلال کہتے ہیں (ملخصاً)

(۲) مولانا احمد الدین چکوالی کے فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے مولانا غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور لکھتے ہیں:

"دانہ اور مردار دونوں کھانے والے کوے کا حکم یہی ہے جو جواب میں مرقوم ہوا جیسا کہ اس پر عبارت درج ذیل دلالت کرتی ہے الخ (فصل الخطاب ص ۹۰ و ص ۹۸)

مولانا غلام احمد صاحب کے متعلق گولڑہ کے مفتی مولانا فیض احمد صاحب لکھتے ہیں:

"یہ (مولوی محمد حسن فیضی) صاحب مدرسہ انجمن نعمانیہ میں نائب مدرس تھے اور اپنے پرنسپل اور غالباً استاذ جناب مولانا غلام احمد صاحب کے ہمراہ حضرت قبلہ عالم (گولڑوی) قدس سرہٗ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے۔ (مہر منیر ص ۲۷۵)

لیجئے جناب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے عقیدت مند مولانا غلام احمد صاحب کا مسلک بھی یہی تھا کہ دیسی کوا حلال ہے۔ جیسا کہ مولانا احمد الدین چکوالی کے فتویٰ کی تائید میں مذکور ہوا۔

ان دو حضرات کے فتویٰ سے معلوم ہوا کہ عقعق کوا یہی ہے جو شہری آبادی میں رہتا ہے اور یہی حلال ہے اور یہی دیسی کوا ہے یا تو بریلوی حضرات نے ان اکابر کو جھوٹا کہیں یا اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کریں ان دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا پڑے گا۔

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے فرقت لیلیٰ و وصلت لیلیٰ

بریلوی حضرات کا مغالطہ

بریلوی حضرات کا یہ مشہور دھوکہ ہے کہ موجودہ شہری کوا پر عقعق کی تعریف صادق نہیں آتی۔ عقعق حلال ہے وہ جنگلوں میں رہتا ہے اور موجودہ شہری کوا ابقع ہے یہ حرام ہے چنانچہ راقم الحروف کے رسالہ "کوا حلال ہے بریلوی حضرات کا فتویٰ" کا جواب دیتے ہوئے بریلوی حضرات کے شیخ الحدیث احسان الحق صاحب فیصل آبادی نے لکھا ہے:

"عق عق کو دیسی کوا سے تعبیر کرنا پھر اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اسے حلال قرار دینا ڈیروی صاحب کی سراسر جہالت و فریب کاری ہے دیسی کوا غراب القبع ہے جو اہل سنت احناف (بریلوی) کے نزدیک حرام ہے الخ"

(رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ص ۷ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ مطابق جولائی ۱۹۸۶ء)

الجواب

مولوی احسان الحق صاحب فیصل آبادی گویا آپ مولانا احمد الدین چکوالی۔ اور مولانا غلام احمد صاحب پرنسپل مدرسہ نعمانیہ لاہور کو جنہوں نے دیسی کوے کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ یہ الفاظ کہہ سکتے ہیں "کہ دیسی کوا کو حلال قرار دینا ان دونوں حضرات کی سراسر جہالت و فریب کاری ہے۔" اگر مولوی صاحب میں ایمان کا ذرہ اور غیرت کا شائبہ ہوگا تو یہ الفاظ ان حضرات کے بارے میں ضرور کہے گا اور رضائے مصطفیٰ میں اس تحریر کو شائع کرے گا یا صاف کہہ دے کہ مولانا احمد الدین چکوالی بریلویوں کے اکابر میں سے نہیں ہے اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور، پروفیسر محمد مسعود احمد

ایم کے پی ایچ ڈی اور بریلوی حضرات کے شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی - اور بریلویوں کے مایۂ ناز جھوٹے مؤرخ عبد الحکیم شرف قادری اور مفتی عبد القیوم ہزاروی اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری وغیرہم نے مل کر ایک دوسرے کی معاونت کر کے تذکرہ اکابر اہلسنت تیار کر کے بعض ایسے علماء کرام کو جو قطعاً بریلوی نہ تھے ان کو اپنے اکابر میں شمار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈالا ہے اور دجل وفریب کا منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچایا ہے۔ یہ مولوی احسان الحق صاحب سے سوال ہے دیکھئے وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں اسی طرح مولانا غلام احمد صاحب پرنسپل مدرسہ نعمانیہ لاہور جو پیر مہر علی شاہ صاحب کے معتقدین میں سے ہیں ان کے بارے میں مولوی احسان الحق کا فتویٰ کیا ہے دیدہ باید یہ سوال مولوی احسان الحق سے اسکی زندگی میں تھا اب اس رسالہ کی اشاعت کے وقت وہ فوت ہو گئے ہیں اب یہ سوال مولوی ابوداؤد صادق سے ہے

عقعق دیسی کوا ہے مزید دلائل ملاحظہ ہوں

حوالہ نمبر ۱ لسان العرب ص ۲۶۰ ج ۱۰ میں ہے

وفی حدیث النخعی	حضرت نخعیؒ کی حدیث میں ہے
یقتل المحرم العقعق قال	کہ محرم عقعق کو قتل کر سکتا
ابن الاثیر هو طائر	ہے ابن اثیرؒ فرماتے ہیں
معروف ذو لونین ابیض	وہ مشہور دو رنگا سفید وسیاہ
واسود طویل الذنب	لمبی دم والا پرندہ ہے اور
قال وانما اجاز قتله	اس کا قتل صرف اس لئے
لانه نوع من	جائز ہوا کیونکہ یہ بھی کووں کی
الغربان۔	قسم سے ہے۔

نوٹ : اس تشریح سے ثابت ہوا کہ عقعق کوا سیاہ وسفید ہوتا ہے دم لمبی ہوتی ہے تو اس تشریح سے ثابت ہوا کہ موجودہ شہری کوا میں یہ سب صفات پائی جاتی ہے۔ البتہ علماء احناف فرماتے ہیں کہ مُحرِم البقع کو قتل کرسکتا ہے عقعق کو قتل نہیں کرسکتا۔

حوالہ نمبر۲

عقعق فیہ بیاضٌ وسوادٌ (مولوی عبدالحکیم بحوالہ فصل الخطاب ص۹۲) مولوی عبدالحکیم کہتا ہے کہ عقعق وہ کوا ہے جس میں سفیدی وسیاہی ہو۔ موجودہ کوا میں سیاہی وسفیدی دونوں ہیں۔

حوالہ نمبر۳

والعقعق یسرق کل شئی من الدراھم والدنانیر (مخصص سفر شامی ص۱۵۲ بحوالہ فصل الخطاب ص۹۷)

عقعق کوا (جو بریلوی حضرات کے ہاں حلال ہے) درہم ودنانیر ہر قسم کے چوری کر لیتا ہے۔ یہ دیسی کوا بھی چوری کرتا ہے تو متعین ہوگیا کہ دیسی کوا یہی ہے جس کو عقعق کہا جاتا ہے۔

حوالہ نمبر۴

(قولہ العقعق) وزان طائر نحو الحمامۃ طویل الذنب فیہ بیاض وسواد وھو نوعٌ من الغربان تتشام بہ ولعقعق بصوت یشبہ العین والقاف (شامی ص۲۱۶/۵۷)

عقعق جعفر کے وزن پر ہے کبوتر کے برابر پرندہ ہے لمبی دم والا جس میں سفیدی وسیاہی ہوتی ہے یہ ایک قسم ہے کوّوں سے ا[illegible] سے بدفالی پکڑی جاتی ہے آواز نکالتا ہے جو مشابہ عین وقاف کے ہوتا ہے۔

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ یہ دیسی کوّا ہے کیونکہ کبوتر کے برابر بھی ہے دم لمبی بھی ہے۔ سفیدی دیا ہی بھی اس میں ہے لوگ اس سے بدفالی بھی پکڑتے ہیں اور بدفالی اس چیز سے پکڑی جاتی ہے جو نظر آئے اور دیکھا جائے تو یہ کوّا چونکہ شہروں میں رہتا ہے فلہذا یہی دیکھا جاتا ہے جو جنگلوں میں ہو شہروں میں نظر نہ آئے اس سے بدفالی کیسے پکڑی جا سکتی ہے یہ کوّا عین وقاف کے مشابہ آواز بھی نکالتا ہے کبھی عین کے مشابہ نکالتا ہے کبھی قاف کے مشابہ۔

حوالہ نمبر ۵

(والعقعق) هو غراب يجمع بين اكل جيف وحب والاصح حله (دُرِ مختار علی الشامی ص ۲۱۶/ج ۵)

عقعق وہ کوّا ہے جو گندگیوں (نجاستوں) اور دانہ (پاک چیزوں) کو (اپنے پیٹ میں) جمع کرتا ہے (یعنی دونوں چیزیں کھاتا ہے) اور زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ کوّا حلال ہے۔

حوالہ نمبر ۶

عقعق۔ شہری کوّا۔ اصلی مکمل مقبول عربی بول چال کلاں ص ۱۲۹ مطبوعہ حمید بک ڈپو نولکھا بازار لاہور مرتبہ مولوی عبدالقیوم نیر الہزاروی قاری خطیب جامع مسجد حنفیہ ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ باغ بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور اور عربی بول چال ص میں مولانا عبدالرحمٰن امرتسری مؤلف کتاب الصرف و کتاب النحو لکھتے ہیں "عقعق۔ دیسی کوّا"

حوالہ نمبر ۷

عُقْعُقٌ۔ شہری کوّا۔ عربی بول کلاں اصلی مکمل مقبول ص ۱۲۹ حمید بک ڈپو نولکھا

بازار لاہور مصنفہ مولوی سراج الدین صاحب ادیب۔ جناب قاری عبدالشکور ارشد صاحب یہ دونوں عربی بول چال لکھنے والے اور طبع کرانے والے بریلوی حضرات ہیں اور وہ خود لکھ رہے ہیں کہ عقعق یہی شہری و دیسی کوا ہے فلہذا بریلوی حضرات کا یہ دعویٰ کہ عقعق یہ دیسی کوا نہیں ہے جھوٹا ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کی سنگت سے بچائے آمین۔

حوالہ نمبر ۸

عقعق مرغی کی طرح خلط کرتا ہے یعنی دانہ و نجس چیز دونوں کو کھاتا ہے (البحر الرائق ص ۱۷۲ ج ۸ وخانیہ برھامش عالمگیری ص ۲۹۱ ج ۳ طبع مصر) راقم الحروف کے رسالہ کوا حلال ہے بریلوی حضرات کا فتویٰ کے ص ۴ و ص ۵ میں اس حوالہ کو تفصیل سے نقل کر دیا گیا ہے وہاں ملاحظہ کرلیں جناب قاری صاحب یہ دیسی کوا بھی مرغی کی طرح خلط کر کے کھاتا ہے فلہذا عقعق یہی ہے۔

حوالہ نمبر ۹

عقعق۔ لانہ دائماً یقع علی دبر الدابۃ (حاشیہ ھدایہ اولین ص ۲۴۷)

"یہ عقعق ہمیشہ جانور کی سُرین پر بیٹھتا رہتا ہے اور اس میں چونچیں مارتا ہے۔"

قاری صاحب یہی گائے بیل بھینس وغیرہ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ کر اس کے گوبر کے نکلنے کے مقام کے حلقہ میں چونچیں مارتا ہے جیسا کہ سب لوگ جانتے ہیں فلہذا عقعق جس کو امام اعظمؒ حلال کہتے ہیں یہی ہے۔

حوالہ نمبر ۱۰

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

"ومن انواع الغربان العقعق وھو قدر الحمامۃ علی شکل الغراب وقیل سمی بذالک لانہ یعق فراخہ فیترکھا بلا طعم
(عینی شرح بخاری صہ ۸۲/۵۷)

کوّوں کی اقسام میں سے ایک کوّا عقعق ہے اور وہ کبوتر کے برابر ہوتا ہے کوّے کی شکل پر اور اس کی وجہ تسمیہ میں کہا گیا ہے کہ اس کو عقعق اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے نومولود بچے کی نافرمانی کرتا ہے (یعنی اُسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے) پس چھوڑ دیتا ہے اُس کو بغیر خوراک کے۔

اس کی اصل وجہ جو بعض کتابوں میں لکھتے ہیں یہ ہے کہ جب کوّے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو بالکل سفید ہوتا ہے کوّا دیکھ کر اس سے نفرت کر کے چلا جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی خوراک مہیا کرنے کے لیے اس کوّے کے بچے کے جسم میں بدبو پیدا کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اس پر مچھر وغیرہ بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں تو کوّے کا بچہ ان کو اپنی غذاء کے طور پر استعمال کرتا ہے جب کئی دن گذر جاتے ہیں تو کوّا واپس چکر لگاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ بچہ اپنی پہلی شکل کو تبدیل کر کے صحیح کوّے کی شکل بنا چکا ہے تو پھر اس سے مانوس ہو جاتا ہے۔

جناب قاری صاحب یہ دس حوالے آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں تاکہ آپ معلوم کر سکیں کہ عقعق کوّا جس کو بریلوی حضرات بھی حلال کہتے ہیں وہ یہی دیسی کوّا ہے یا کوئی اور ہے "تلک عشرۃ کاملۃ"۔

بریلوی حضرات کا مغالطہ نمبر ۲

بریلوی حضرات کے شیخ الحدیث مولوی احسان الحق صاحب لکھتے ہیں:

یہ بات ہرگز درست نہیں کہ عق عق دیسی کوے کا نام ہے۔ منتخب اللغات اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ عق عق ایک دشتی پرندہ ہے (ص ۳۴۲ ص ۳۴۷) اور دشتی کے معنی جنگلی کے ہیں دیسی کے نہیں تو عق عق کو دیسی کوا کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے (رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ص ۶ ذیلقعدہ ۱۴۰۶ھ)

نیز مولوی صاحب لکھتے ہیں "عق عق جنگلی پرندہ ہے اور غراب البقع دیسی کوا وہ حلال ہے یہ حرام (رضائے مصطفیٰ ص ۷)

الجواب

غراب البقع کو دیسی کوا بنا کر دھوکہ دینا بریلوی حضرات کا اصل مسئلہ سے فرار کا نتیجہ ہے۔ سنیئے۔

آپ کی پسندیدہ و مقبول کتاب منتخب اللغات کے ص ۴۴ میں ہے وغراب البقع یعنی زاغ بیشہ یعنی جنگلی کوا۔ بیشہ کے معنی جنگل کے ہیں نہ کہ دیسی کے۔

(۲) ہدایہ اخیرین کے ص ۴۴۱ کے بین السطور لکھا ہوا موجود ہے وغراب البقع زاغ بیشہ (جنگلی کوا)

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ غراب البقع کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ زاغ بیشہ کہ سیاہ و سفید مے باشد و در پشت و شکم وے سفید باشد۔ اشعۃ اللمعات ص ۳۷۷ ج ۲۔

ترجمہ :۔ غراب البقع وہ جنگلی کوا ہے جو سیاہ و سفید ہوتا ہے اور اس کی پشت اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے۔

(بحوالہ فصل الخطاب ص ۱۲)